الخلیفۃ المہدی
فی الاحادیث الصحیحہ

تالیفِ لطیف

المحدث النبیل والمجاہد الجلیل شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان

514122

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین ــــــــ اما بعد!

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشادِ الٰہی ہے "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا۔ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہیٰ تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیثِ جبرئیل میں ہے۔ فاخبرنی عن الساعۃ ؟ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل۔ (مشکوٰۃ ص۱۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چوتھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنھیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامتِ صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قال فاخبرنی من اماراتہا اس کی کچھ علامتیں بتایئے قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان"، لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں، اور ننگے پیر، ننگے بدن تنگدست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھاڑ رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامتِ

صغریٰ سے ہے۔ "ان من اشراط الساعۃ ان یقل العلم ویکثر الجھل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد"۔

(بخاری کتاب العلم ص۱۸ ج۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا۔ جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامتِ قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپؐ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنھیں علامتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت ومعمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اُسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون؟ قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجّال، والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلاثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذالک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الیٰ محشرھم (مسلم باب الفتن واشراط الساعۃ ص ۳۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تاوقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپؐ نے ان دسوں کو بیان کیا۔ جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجّال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور تیسرا عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دیگی۔

قیامت کی علامتِ کبریٰ ہی میں سے مہدیٔ آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وھی اولہا ان یظہر الامام المقتدیٰ الخاتم للائمۃ........محمد المہدی (لوائح الانوار البہیۃ ج۲ ص۶۷)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں بنی الاصفر یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کر کے تمھارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارِ گراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعتِ خلافت کرلیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملکِ شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر ابھی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز ان کے زمانۂ خلافت میں عدل وانصاف کی ہمہ گیری اور مال ودولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصولِ محدثین کے اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابو الحسین محمد بن الحسین الآبری السجزی الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرۃ رواتہا عن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی المہدی وانہ من اھل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملأ الارض عدلاً

وان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یخرج فیساعدہ علی قتل الدجال وانہ یؤم ھٰذہ الامۃ وعیسیٰ خلفہ فی طول من قصتہ وامرہ " (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۱۲۶ فی ضمن ترجمہ محمد بن خالد الجندی المؤذن)

"امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرت عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیتِ رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل وانصاف سے دنیا کو معمور کردیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجّال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب لوائح الانوار البہیۃ میں علامہ مرعی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۰۳ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المھدی وخروجہ اٰخر الزمان وانہ من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنھا بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارھا۔

"محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفارینی کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المھدی حتی قیل لامھدی الا عیسیٰ والصواب الذی علیہ اھل الحق ان المھدی غیر عیسیٰ وانہ یخرج قبل نزول عیسیٰ علیہ السلام وقد کثرت بخروجہ الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذٰلک بین علماء السنۃ حتی عد من معتقداتھم (لوائح الانوار البہیہ ج ۲ ص ۸۰)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہلِ حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علما اہلِ سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہوگئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عمن ذکر من الصحابة وغیر ماذکر منهم رضی اللّٰه عنهم بروایات متعددة وعن التابعین من بعد هم مایفید مجموعه العلم القطعی فالایمان بخروج المهدی واجب کماهو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (ایضاً ص ۸۳)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علم قطعی حاصل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہلِ علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہلِ سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ الحسن بن علی البربہاری الحنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البربہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ میں شیخ البربہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۰۸ھ اپنی تالیف الاذاعة لما کان ویکون بین یدی الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

"والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جداً تبلغ حد التواتر وهی فی السنن وغیرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید"

(ص ۱۱۲ مطبوعہ ۱۲۹۳ھ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۷ پر لکھتے ہیں:

اقول لاشك ان المهدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشهر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من لایعتد بخلافه"

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خروجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لکن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فیه علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهی عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاکم والطبرانی وابی یعلی الموصلی والبزار وغیرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید واسندوها الی جماعة من الصحابة فانکارها مع ذالک مما لا ینبغی" (ص۱۴۵)

مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعتِ علمی کے مطابق جملہ طرقِ احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابنِ خلدون کے اس خیال کو رد کردیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حدِّ تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنھیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلی موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوینِ اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہٰذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضراتِ صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسبِ ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفۂ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفۂ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فنِ تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں۔ لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور اربابِ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائقِ قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقفت عليه من احاديثه لانی رایت الکثیر من الناس فی هذا الوقت یتشککون فی امرہ ویقولون ما تری هل احادیثه قطعیة ام لا وکثیر منهم یقف مع کلام ابن خلدون ویعتمده ۔ مع انه لیس من اهل هذا المیدان والحق الرجوع فی کل فن لاربابه ؛

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص۱۴۵)

''اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔''

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسبِ تصریح علامہ سفارینیؒ واجب اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہورِ مہدی کا مسئلہ اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہر دور کے محدثین و اکابر علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے۔ جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُرزور تردید کی ہے اور اصولِ محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہورِ مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعیٔ جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہورِ مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسبِ ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیرِ نظر رسالہ مرتب کیا تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انه قد جری ببعض اندیة العلم ذکر المهدی الموعود فانکر بعض الفضلاء الکاملین صحة الاحادیث الواردة فیه فاحببت ان اجمع الاحادیث

الصحيحة فى هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبليغ ما اتى به النبى عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين الذين لا المام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا من المعتمدين فى التاريخ وامثاله ولا اعتداد لهم فى علم الحديث الخ"

بعض مجالسِ علمیہ میں مہدیٔ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدیٔ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہوجائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد ومستند ہیں لیکن علمِ حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔"

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر علامہ ابنِ خلدون نے کلام کرکے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح وتعدیل سے متعلق ائمہ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت وحجیّت کو مدلل ومبرہن کردیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔

کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوباتِ مدنیہ" بھی شریکِ اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے۔) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ ر صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزولِ عیسٰی علیہ السلام اور خروجِ دجال اور فتنۂ یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض و طلوعِ شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دُنیا میں مذہبِ اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دُنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دُنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے:

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عددِ اصحابِ بدر و اصحابِ طالوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس
بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن
وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرکِ حاکم، ابو داؤد
مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا
جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد
لائے گا۔ لہٰذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں
نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں
پائی گئیں جو مہدیٔ موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش
کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب
میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل
کیا تھا وہ بھی وفات پاگئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سُنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام
قدس سرہٗ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد
مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچلنے لگی کہ اے کاش کسی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب
ہو جاتا تو اُسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ "اب میرے پاس وہ نہیں
رہا۔۔۔ اور رسالہ پھر مل نہ سکا" ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم و رجا اور اُمیدی و نااُمیدی
کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُرِّ مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن
اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس
لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر
دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نااُمیدی پر اُمید کا غلبہ ہو گیا۔
بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائقِ صد احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادۂ محترم
مولانا سید ارشد مدنی اعلی اللہ مراتبہٗ سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم
سرکاری کتب خانوں میں پتہ لگائیں۔ ممکن ہے کہ کہیں یہ گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف

کو حضرت شیخ قدس سرہٗ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب وجستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرۂ وزیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہلِ علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سُراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خُدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر وقیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک وفک بھی ہے۔ بعض جگہ سبقتِ قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسوّدہ ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

مہدیٔ موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصّل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت وافادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدونؒ نے اپنے مقدمہ میں مہدیٔ موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متأثر ہوکر بہت سے اہلِ علم بھی مہدیٔ موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدونؒ کے اُٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اُصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلّل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح وحجّت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت وہمّت کے مطابق اس نادر وبیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے جن کُتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد وصفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتبِ لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اس کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیثِ صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی جمیع اصحابہ وبارک وسلم۔

حبیب الرحمٰن قاسمی

خادم التدریس دار العلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِيْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ، فَيَقُوْلُ اَحْقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ بِبَلْدَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَلْفُ اَلْفِ صَلَاةٍ وَّتَحِيَّةٍ، اَلرَّاجِيْ عَفْوَرَبِّهِ الصَّمَدِ عَبْدُہٗ الْمَدْعُوُّ بِحُسَيْنِ اَحْمَدَ غَفَرَلَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِهِ الرَّءُوْفُ الْاَحَدُ، اِنَّهٗ قَدْجَرٰى بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ فَاَنْكَرَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ الْكَامِلِيْنَ صِحَّةَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْ هٰذَالْبَابِ وَاَتْرُكَ الْحِسَانَ وَالضِّعَافَ رَجَاءَ انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيْغِ مَا اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاَنْ لَّا يَغْتَرَّالنَّاسُ بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا اِلْمَامَ لَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ كَابْنِ خَلْدُوْن(۱) وَغَيْرِهٖ

حمد وصلوٰۃ کے بعد ـــــ تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیّبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پرودگار کی رحمت کا اُمیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و مہربان وحدہٗ لاشریک اُس کی اور اُس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالسِ علمیہ میں مہدیؑ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدیؑ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے، نیز ان حدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنّفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علمِ حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خَلْدُوْنْ وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں

---

(۱) قاضی القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأشبیلی الحضرمی المالکی المتوفی ۸۰۸ھ ولد فی تونس سنة ۷۳۲ھ مؤرخ وفیلسوف ورجل سیاسی درس المنطق والفلسفة والفقه والتاریخ فعینه أبو عنان سلطان تونس والی الکتابة ثم سافر إلی الأندلس فانتدبه ابن الأحمر صاحب غرناطة سفیرا إلی ملك قشتاله ثم رحل إلی مصر ودرس فی الأزهر وتولی قضاء المالکیة ولم یتزی بزی القضاة محتفظا بزی بلاده وعزل و أعید وتوفی فجأة فی القاهرة کان فصیح المنطق جمیل الصورة عاقلا

فَإنَّهُمْ وَإنْ كَانُوْامِنَ الْمُعْتَمِدِيْنَ فِى التَّارِيْخِ وَأَمْثَالِه فَلا اعْتِدَادَ لَهُمْ فِى عِلْمِ الْحَدِيْث وَقَدْكُنْتُ اَسْمَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْاِنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ اَيْضاً لٰكِنْ لَمْ يَحْمِلْنِىْ اِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَاَيْتُ فُضَلَاءَ الْاَوَانِ وَاَئِمَّةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْهِ شَمَّرْتُ ذَيْلِىْ لِهٰذَا الْمَقْصَدِ الْمُنِيْفِ لَعَلَّه يَكُوْنُ ذَرِيْعَةً لِاِزَالَةِ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ الْمُنِيْفِ وَعَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ. وَحَيْثُ اِنَّ بَعْضَ الْاَحَادِيْثِ قَدْ تَكَفَّلَ بِه اِمَامٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ اَتَيْتُ بِه بِغَيْرِ تَعَرُّضٍ لِرِجَالِه وَمَالَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ تَعَرَّضْتُ لِرِجَالِه فَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحَيْنِ اِكْتَفَيْتُ بِذِكْرِ ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ اَتَيْتُ بِاَلْفَاظِ التَّوْثِيْقِ الَّتِىْ ذَكَرَهَا اَئِمَّةُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ وَلَمَّا كَانَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ النِّيْسَا بُوْرِىُّ رَحِمَهُ اللّٰه تَعَالٰى(١) يُرْ مِى

معتمد و مستند ہیں، لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدیٔ موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سُن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے اِن احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاء وقت اور عُلماء زمانہ کو میں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بلند مقصد کے لیے میں تیار ہوگیا تاکہ یہ دینِ مُنیف سے شبہات کے دُور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں، لہٰذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جسکی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمہ داری لی ہے تو میں اُسے اُس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہوگی

→

صادق اللهجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه "العبر وديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والعجم والبربر" في سبعة مجلدات أولها المقدمة وهي تعد من أصول علم الاجتماع ومن كتبه شرح البردة وكتاب في الحساب ورسالة في المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل- وقد طعن ابن خلدون في أحاديث المهدي في مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لااعتداد بقوله في تصحيح حديث وتضعيفه عند اهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رحمه الله وقال أيضا الشيخ أحمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الامام أحمد ج ٥ ص ١٩٧، أما ابن خلدون فقد قفا ماليس به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها (الاعلام للزركلي ج ٣ ص ٣٣٠ والمنجد في الاعلام ص١٧٩)

(١) أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبي النيسابوري المعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعي والمستدرك على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفي عام ٤٠٥ هـ وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تلميذه البيهقي أشد تحريا منه، (الرسالة المستطرفة

بِالتَّسْهِيْلِ فِيْ تَصْحِيْحِ الْحَدِيْثِ لَمْ اَكْتَفِ بِتَصْحِيْحِه فَقَطْ بَلِ اعْتَمَدْتُ عَلٰى تَلْخِيْصِ صِحَاحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلذَّهَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١) فَمَا جَرَحَ فِيْ صِحَّتِه تَرَكْتُه وَمَا قَبِلَه اَتَيْتُ بِه وَتَرَكْتُ كَثِيْراً مِّنَ الْاَحَادِيْثِ لِعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰى اَسَانِيْدِهَا مِمَّا ذَكَرَهُ صَاحِبُ كَنْزِ الْعُمَّالِ وَغَيْرُه(٢) وَاعْتَمَدْتُ فِيْ تَعْدِيْلِ الرُّوَاةِ وَتَوْثِيْقِهِمْ عَلٰى تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَخُلَاصَةِ التَّهْذِيْبِ، هٰذَا وَعَلَى اللّٰهِ الْاِعْتِمَادُ وَهُوَ حَسْبِىْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

تو مَیں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا ـــــــــــ پھر اگر رجالِ صحیحین کے ہوں گے تو مَیں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفاء کروں گا اور جو رجالِ صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر مَیں اُن الفاظِ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہو گا۔ امام حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری رحمہ اللہ پر چونکہ تصحیحِ احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے مَیں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے مَیں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو اُنھوں نے قبول کیا ہے ان کو مَیں نے بھی ذکر کیا ہے اور مَیں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بناء پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحبِ کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رُواۃ کی تعدیل و توثیق میں مَیں نے تہذیب التہذیب اور خلاصۃ التہذیب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

---

(١) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركماني الفاروقي الاصل الذهبي نسبة الى الذهب كما في التبصير توفي بدمشق سنة ٧٤٨ھ قد لخص الذهبي المستدرك للحاكم وتعقب كثيرا منه بالضعف والنكارة او الوضع وقال في بعض كلامه ان العلماء لا يعتدون بتصحيح الترمذي ولا الحاكم (ايضا ص ٢٠).

(٢) الشيخ علاء الدين على الشهير بالمتقي بن حسام الدين عبد الملك بن قاضي خان الشاذلي القادري الهندي ثم المدني فالمكي فقيه من علماء الحديث أصله من جونفور ومولده في برهانفور من بلاد الدكن بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن في المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفي بها سنة ٩٧٥ھ، له مصنفات في الحديث وغيره منها كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال في ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال في سنن الاقوال (مخطوطة)

الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطه) قال العيدروسي مؤلفاته نحو مأة ما بين كبير وصغير وقد افرد عبد القادر بن أحمد الفاكهي مناقبه في تأليف، سماه القول النقي في مناقب المتقي. الرسالة المستطرفة ص:١٤٩، الأعلام للزركلي ج٤ ص ٣٠٩.

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِیْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی بْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ جَامِعِه(١)

(١) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِیُّ نَااَبِیْ نَاسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ(٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ,, لَاتَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُٔ(٣) اسْمُه اِسْمِیْ ،، الخ. وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاُمِّ سَلْمَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ(٤)

امام حافظ ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔

(١) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت (آلِ اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمدؐ) ہوگا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

---

(١) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلمى البوغى الترمذى أبو عيسى توفى سنة ٢٧٩ هـ من أئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخارى وشاركه فى بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى فى آخر عمره وكان يضرب به المثل فى الحفظ مات بـ "ترمذ" من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذى فى الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتاريخ والعلل فى الحديث (الاعلام ج ٦ ص ٣٢٢).

(٢) زر فى المغنى زرٌّ بكسر زاى وشدة راء.

(٣) يواطى اى يوافق ويماثل.

(٤) الترمذى ج ٢ ص٤٧.

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْماً لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ. اھ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (۱)

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوالْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(۳) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهِكَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۴)

ان دونوں حدیثِ پاک کا حاصل یہ ہے اس مردِ اہلِ بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

(۳) حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانۂ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت حشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

---

(۱) ايضا واخرجه الامام ابوداؤد فى سننه وسكت عنه والحافظ ابو بكر البيهقى فى باب ما جاء فى خروج المهدى وله شواهد صحيح عن على. عند ابى داؤد وعن ابى سعيد الخدرى عند ابن ماجة والحاكم واحمد.

(۲) قال الدارقطنى هى عائشة (شرح صحيح مسلم للامام للنووى ج۲ ص۳۸۸).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِی الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ(۱) وَلاَ عَدَدٌ وَلاَعِدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ(۲) مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ- قَالَ يُوْسُفُ وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰی مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ اَمْ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ وَ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰی عِنْدَه عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ(۳) رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِه فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئاً فِیْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُه فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاساً مِنْ اُمَّتِیْ يَؤُمُّوْنَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپؐ سے ایسا کام ہوا جسے آپؐ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا ؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

---

(۱) منعة بفتح النون وكسرها اى ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(۲) البيداء كل أرض لمساء لا شئ بها.

(۳) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك لطرافه كمن ياخذ شيئا أو يدفعه.

الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ(١) وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكاً وَاحِداً وَ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. اه (٢)

(٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدْيٌ(٣). قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ(٤) الْمَالَ حَثْياً وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا الخ (٥)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

(۴) ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہیں ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

---

(١) المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمداً.

(٢) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٨٨ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة

(٣) مدى مكال في الشام ومصر يسع ١٩ صاعا.

(٤) يحثى حثيا وحثوا هو الحفن باليدين.

(٥) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٩٥ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.

قُلْتُ وَلَا يُقْلِقُكَ اَنَّكَ لَا تَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمَهْدِيِّ اَنَّ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ الَّتِيْ سَيَاْتِيْ ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ اَنَّ ذَالِكَ الرَّجُلَ الْعَائِذَ بِالْبَيْتِ اِنَّمَا هُوَالْمَهْدِيُّ وَكَذٰلِكَ الْخَلِيْفَةُ الَّذِيْ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا هُوَالْمَهْدِيُّ وَاَنَّ الْاَحَادِيْثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَمَالَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَه نَوْعُ اِلْمَامٍ بِالْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱) بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُنَنِه.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ عُمَرَبْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْبَكْرٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَاعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنَازَائِدَةُ ح ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ اَلْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُه اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ بِاسْمِ اَبِيْ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ فِطْرٍ

(تنبیہ) اوپر مذکوران احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

---

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشير الازدى السجستانى ابوداؤد امام اهل الحديث فى زمانه اصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفى بالبصرة سنة ۲۷۵هـ، له السنن فى جزئين وهو احد الكتب الستة جمع فيه ۴۸۰۰ حديثا انتخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثا وله المراسيل الصغيرة فى الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة فى خزانة القرويين بخط اندلسى والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

يَملأُ الْاَرْضَ قِسطًا وَعَدلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَاتَذْهَبُ اَوْلَا تَنْقَضِى الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يُوَاطِى اسْمُه اِسْمِىْ قَالَ اَبُوْدَاوٗد لَفْظُ عُمَرَ وَ اَبِىْ بَكْرٍ بِمَعْنٰى سُفْيَانَ . (١)

قُلْتُ مَدَارُ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَلٰى عَاصِمِ(٢) بْنِ بَهْدَلَةَ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اَبِى النَّجُوْدِ اَحَدِالْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى مَقْرُوْنًا وَالْاَرْبَعَةُ ، وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَالْعِجْلِىُّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ وَاَبُوْزُرْعَةَ وَاَمَّا زِرٌّ فَهُوَابْنُ حُبَيْشٍ الْاَسَدِىُّ الْكُوْفِىُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلصَّحَابِىُّ الْفَقِيْهُ الْمَعْرُوْفُ فَعُلِمَ بِمَا ذُكِرَ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ فِىْ مُسْتَدْرَكِه مَانَصُّه وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقِ وَطُرُقِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ اَىْ كُلُّ طُرُقِه صَحِيْحَةٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُه فِىْ هٰذَالْكِتَابِ بِالْاِحْتِجَاجِ بِاَخْبَارِ عَاصِمٍ ابْنِ اَبِى النَّجُوْدِ اِذْ هُوَ اِمَامٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ(٣)

(٦) حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِىْ بَزَّةَ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يَمْلَأُ هَا عَدْلًا كَمَامُلِئَتْ

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

---

(١) سنن ابی داؤد اول كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٨.

(٢) عاصم بن بهدله راجع تهذيب التهذيب ج ٥ ص ٣٥ وخلاصه التذهيب ص ١٨١ وزر بن حبيش تهذيب التهذيب ج ٣ ص ٢٧٧.

(٣) المستدرك كتاب الفتن والملاحم ج٢ ص ٥٥٧ - وقال صاحب عون المعبود سكت عنه ابو داؤد والمنذرى وابن القيم وله شاهد صحيح من حديث على عند ابى داؤد ورواه الترمذى كما مر وابن ماجة واحمد من حديث ابى سعيد الخدرى نا الحديث، صحيح بشواهده، والله اعلم.

جوْرًا الخ(۱).

اقُوْلُ اما عُثْمَانُ بْنُ ابی شَيْبَةَ فهو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمد بن ابی شيبة ابراهيم بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِی ابوالحسَنِ الْكُوفِیُّ الْحَافِظُ اَحَدُ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ له الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاود والنسائیُ وابْنُ ماجة قال ابْنُ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ اَمِيْنٌ(۲) وَاَمّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فهو عَمْرُو بْنُ حَمّادِبْنِ الزُّهَيْرِ التَّيْمِیُّ مَوْلٰی اٰل طَلْحَة اَبُوْ نُعَيْم الْكُوفِیُّ الْمُلَائِیُّ الْاَحْوَلُ الْحَافِظُ الْعَالِمُ قال اَحْمَدُ ثِقَةٌ يَقْظَانٌ عارِفٌ بِالْحَدِيْثِ وَقَالَ الْفَسَوِیُّ اَجْمَعَ اَصْحَابُنَا عَلٰى اَنَّ اَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِی الْاِتْقَانِ اَخْرَجَ له السِّتَّةُ، وَاَمّا فِطْرٌ فهو ابْنُ خَلِيْفَةَ الْقُرَشِیُّ الْمَخْزُوْمِیُّ اَبُوْبَكْرٍ الْخَلَّاطُ الْكُوْفِیُّ اَخْرَجَ له الْبُخَارِیُّ وَالْاَرْبَعَةُ وَثَّقَه اَحْمَدُ و ابْنُ مَعِيْنٍ وَالْعِجْلِیُّ وَابْنُ سَعْدٍ. اَمّا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِیْ بَزَّةَ(۳) فهو اَبُوالطُّفَيْلِ فَهُوَ عامِرُبْنُ وَاثِلَةَ الْكِنَانِیُّ اللَّيْثِیُّ اَحَدُ الصَّحَابَةِ وَاٰخِرُهُمْ وَفَاتًا عَلَى الْاِطْلَاقِ وَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ(۴) عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ ثَنَا اَبُوالْمَلِيْحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ

دن باقی رہ جائے گا رجب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہو گی۔ ایضاً

(۷) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

---

(۱) سنن ابی داؤد ج۲ ص ۵۸۸.

(۲) عثمان بن ابی شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذی وسوى النسائی فروى فی اليوم والليلة عن زكريا بن يحيی السجزی عنه ومسند علی عن ابی بكر المروزی عنه - تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۵- الفضل بن دكين ولد سنة ۱۳۰هـ ومات سنة ۲۱۸ روى عنه البخاری فاكثر راجع تهذيب التهذيب ج ۸ ص۲۴۳ وخلاصة تذهيب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشی المخزومی مولاهم ابو بكر الخياط الكوفی قال العجلی كوفی ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائی. لا بأس به وقال فی موضع آخر ثقة، حافظ، كيس مات سنة ۱۵۳هـ روى له البخاری مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبی مفرط (ای من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجی وكان يقدم عليا على عثمان وقال السعدی زائغ غير ثقة وقال الدار قطنی فطر زائغ ولم يحتج به البخاری وقال عدی له أحاديث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك وارجو انه لا بأس به تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تذهيب ص ۳۱۱.

عِتْرَتِي(١) . مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَمِعْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ يُثْنِي عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيُذْكَرُ مِنْهُ صَلَاحًا(٢)

اَقُوْلُ اَمَّا اَحْمَدُ بْنُ(٣) اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خَالِدِ الْمَوْصِلِيُّ نَزِيْلُ بَغْدَادَ كَتَبَ عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَقَالَ لَابَاْسَ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَارِيْخِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلَاحِ وَالْفَضْلِ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِي تَفْسِيْرِهِ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ(٤) بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ فَهُوَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ غَيْلَانَ الْاُمَوِيُّ وَثَّقَهُ اَبُوْحَاتِمٍ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ۔ وَاَمَّا اَبُوالْمَلِيْحِ (٥) الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ فَهُوَابْنُ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ اَبُوالْمَلِيْحِ الرَّقِّيُّ قَالَ اَحْمَدُ ثِقَةٌ ضَابِطُ الْحَدِيْثِ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ اَبُوْزُرْعَةَ ثِقَةٌ وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ ثِقَةٌ وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ وَاَمَّازِيَادُ بْنُ(٦) بَيَانٍ فَهُوَالرَّقِّيُّ

---

(٣) القاسم بن ابى بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاى) المخزومى مولاهم وجده من فارس اسلم على يد السائب بن صيفى وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التفسير من مجاهد احد غير القاسم وكل من يروى عن مجاهد التفسير فانما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخارى فى الاوسط بسنده مات سنة ١١٥هـ تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٧٨ وخلاصة تذهيب ص٣١١.

(٤) وفى مشكوة المصابيح ج٣ ص ٤٧٠ من عترتى من اولاد فاطمة.

(١) عترتى قال الخطابى العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنى العمومة.

(٢) سنن ابى داود اول كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٨.

(٣) أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلى تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

(٤) عبد الله بن جعفر بن غيلان ابو عبد الرحمن القرشى مولاهم قال ابن ابى خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائى ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (١٦) وتغير سنة (١٨)هـ ومات سنة ٢٢٠هـ وقال ابن حبان فى الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلى تهذيب التهذيب ج ٥ ص ١٥١.

(٥) ابو المليح الحسن بن عمر الفزارى مولاهم اخرج له النسائى فى اليوم والليلة- تهذيب التهذيب ج٢ ص٢٦٧ وخلاصة التذهيب ص٨٠.

(٦) زياد بن بيان الرقى صدوق عابد من السادسة من رواة ابى داود وابن ماجة تقريب التهذيب ص ٨٣ وخلاصة التذهيب ص١٢٧ وقال البخارى فى اسناده (ابوزيادبن بيان) نظر وقال ابن عدى والبخارى انما انكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان وهم فى رفعه لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زيادبن بيان صدوق عابد وعلى بن نفيل لا بأس به فليس للوهم وجود علما بان هناك أحاديث اخرى تشهد له.

العابدُ قال البخاريُ قال عبدُالغفار ثنا ابوالمليح انه سمع زياد بن بيانٍ وذكر فضله وقال النسائيُ ليس به بأس وذكره ابنُ حبانَ في الثقات وقال كان شيخاصالحاً۔ واما عليُ(۱) بنُ نفيلٍ فهوابنُ نفيلِ بن زراعِ النهديُ ابو محمدِ الجزريُ الحرانيُ قال عبدُ الله بنُ جعفرِ الرقيُ سمعتُ اباالمليح الرقيَ ثني عليُ بنُ نفيلٍ ويذكرمنه صلاحاً وقال ابوحاتم لاباس به وذكره ابن حبان في الثقات وذكره العُقيليُ في كتابه وقال لايتابع على حديثه في المهديِ و لا يُعرف الا به و في المهدي حديث جيادٌ من غير هذا الوجهِ واما سعيدُ بنُ المسيب فهو امامٌ مشهورٌ۔ فالحديثُ صحيحٌ لاضعف فيه واما قول العُقيليَ انه لايتابع على حديثه في المهديِ فلا يضرُ في صحةِ الحديثِ اذلا يُشترطُ في صحته وُجودُ المتابع ۔ وتبين من قولِ العُقيليِ انَ الاحاديث الصحيحة موجودة في المهدي ۔

الحديث(۸) حدثنا سهلُ بنُ تمامِ بنِ بزيعٍ ناعمرانُ القطانُ عن قتادة عن ابي نضرة عن ابي سعيدنِ الخُدريِ رضيَ اللهُ تعالىٰ عنهُ قال قال رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلمَ المهديُ مِنيْ اجلى(۲) الجبهةِ اقنى(۳) الانفِ يملأُ الارضِ قسطاً و عدلاً كما مُلئت ظلماً وجوراً ويملكُ سبع سنينَ الخ(۴)۔

اقولُ اما سهلُ(۵) بنُ تمامِ بنِ بزيعٍ فهوالطفاويُ السعديُ ابو عمروِ البصريُ قال ابوزرعة لم يكن بكذاب ربما وهم في الشئِ وقال ابو حاتمٍ شيخٌ وذكره ابن حبانَ في الثقاتِ وقال

---

(۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔) ایضاً

---

(۱) على بن نفيل – خلاصة التذهيب ص ۲۷۸ وتهذيب التهذيب ج ۷ ص ۳۴۲ والتقريب ص ۱۸۶۔

(۲) اجلى الجبهة: الذى انحسر الشعر عن جبهته.

(۳) اقنى الأنف: الذى طول فى أنفه ورقة فى أرنبه مع حدب فى وسطه.

(۴) سنن ابى داؤد اول كتاب المهدى ج۲ ص ۵۸۸ واخرجه الحافظ ابوبكر البيهقى فى البعث والنشور.

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوى: تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۲۱۷.

مخطئی اخرج له ابوداود واما عمران(۱) القطان فهو عمران بن داود العمی ابوالعوام البصری احد العلماء واثنی علیه یحیی بن سعید القطان ووثقه عفان بن مسلم وقال احمد ارجو ان یکون صالح الحدیث قال فی التقریب صدوق یهم ورمی برأی الخوارج و فی تهذیب التهذیب قال عمرو بن علی کان ابن مهدی یحدث عنه وکان یحیی لایحدث عنه وقد ذکره یحیی یوما فاحسن الثناء علیه وقال الآجری عن ابی داود هومن اصحاب الحسن وما سمعت الا خیرا وقال ابن عدی هوممن یکتب حدیثه وذکره ابن حبان فی الثقات وقال الساجی صدوق وثقه عفان وقال العقیلی من طریق ابن معین کان یری رأی الخوارج ولم یکن داعیة وقال الترمذی قال البخاری صدوق یهم وقال ابن شاهین فی الثقات کان من اخص الناس بقتادة وقال العجلی بصری ثقة وقال الحاکم صدوق الخ ـ

فهذه اقوال الائمة فی تعدیله وقد جرحه قوم بجرح مبهم فقال الدوری عن ابن معین لیس بالقوی وقال مرة لیس بشئ لم یرو عنه یحیی بن سعید وهذا القول من ابن معین لایضره فان الجرح المبهم لایترجح علی التعدیل ، وعدم روایة یحیی بن سعید لایدل علی مجروحیته وقدنقل عنه حسن الثناء علیه کما تقدم وقال ابوداود مرة ضعیف افتی فی ایام ابراهیم بن عبدالله بن حسن بفتوی شدیدة فیهاسفك الدماء قال وقدم ابوداود اباهلال الراسبی علیه تقدیما شدیدا وقال النسائی ضعیف الخ وهذا ایضا جرحا مبهما لایتقدم علی تعدیله وقد نقلنا عن ابی داود انه قال ماسمعت علیه الا خیرا واما ماقاله ابو المنهال عن یزید بن زریع کان حروریا کان یری السیف علی اهل القبلة فقدانتقده الحافظ العسقلانی رحمه الله حیث قال قلت فی قوله حروریا نظر ولعله شبهه بهم قد ذکر ابو یعلی فی مسنده القصة عن ابی المنهال فی ترجمة قتادة عن انس رضی الله عنه ولفظه قال یزید کان ابراهیم یعنی ابن عبدالله بن حسن لما خرج یطلب الخلافة استفتاء عن شئ فافتاه بفتیا قتل بهارجال مع ابراهیم الخ وکان ابراهیم ومحمد خرجا علی المنصور فی طلب الخلافة لان المنصور کان فی زمن امیة بایع محمدا بالخلافة فلمازالت دولة بنی امیة وولی المنصورالخلافة یطلب محمدا نفرفالح فی طلبه فظهر بالمدینة وبایعه قوم وارسل اخاه ابراهیم الی البصرة فملکها وبایعه قوم فقدر انهما قتلا وقتل معهما جماعة کثیرة ولیس هولاء من الحروریة فی شئ الخ کلام الحافظ رحمه الله تعالی ـ

---

(۱) عمران القطان بن داود العمی البصری ابو العوام تهذیب التهذیب ج ۸ ص ۱۱۵ و۱۱٦ و۱۱۷ وتقریب التهذیب ص ۱۹۷ وخلاصة التذهیب ص ۲۹۵.

وَخُلاصَةُ الْكَلامِ اَنَّ الْمُعَدِّلِيْنَ فِىْ شَانِ عِمْرَانَ اَكْثَرُ، ثَنَاءُهُمْ اَقْوٰى وَاَمَّا الْجَارِحُوْنَ فَاَقَلُّ وَجَرْحُهُمْ غَيْرُ مُعْتَدِّبِهٖ وَ مِنْ هٰهُنَا نَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ تَقْرِيْبِهٖ لَمْ يَذْهَبْ اِلٰى جَرْحِهٖ بَلِ اخْتَارَ تَعْدِيْلَهٗ وَتَوْثِيْقَهٗ حَيْثُ قَالَ صَدُوْقٌ يَهِمُ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ رِوَايَاتِهٖ وَاِنَّمَا اَطْنَبْنَا الْكَلامَ فِيْهِ لِاَنَّ الذَّهَبِىَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيْحَ الْحَاكِمِ لِرِوَايَاتٍ وَقَعَ فِيْهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَنَدَ بِجَرْحِ بَعْضِ الْاَئِمَّةِ فِيْهِ حَيْثُ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ اَنَّهٗ، لَمْ يُوَازِنْ بَيْنَ جَرْحِهٖ وَ تَعْدِيْلِهٖ حَتّٰى يُسْبَرَ الرَّاجِحُ حَسْبَ الْقَوَاعِدِ الْاُصُوْلِيَّةِ وَقَدْ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِىُّ تَعْلِيْقًا وَالْاَرْبَعَةُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

وَاَمَّا قَتَادَةُ(١) فَهُوَا ابْنُ دِعَامَةَ السَّدُوْسِىُّ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ۔

وَاَمَّا اَبُوْنَضْرَةَ(٢) فَهُوَالْمُنْذِرُ بْنُ قِطْعَةَ الْعَبْدِىُّ الْعَوْقِىُّ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِىُّ تَعْلِيْقًا وَ مُسْلِمٌ وَالْاَرْبَعَةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالنَّسَائِىُّ وَاَبُوْزُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَ حَاصِلُ الْكَلَامِ اَنَّ الحديثَ صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ۔

---

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفى خلاصة التذهيب ص ٣١٥ أحد الأئمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به أرباب الصحاح.

(٢) ابو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدى العوقى بفتح المهملة والواو ثم قاف البصرى ثقة من الثالثة مات سنة ثمان أو تسع مأة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفى تهذيب الكمال العوقة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج١ ص ٢٦٨- وفى خلاصة التذهيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهملة - قال ابن ابى حاتم سئل ابى عن ابى نضرة وعطية فقال ابو نضرة احب الي وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل احد يحتج به ولورده العقيلى فى الضعفاء ولم يذكر فيه قدحا لأحد - تهذيب التهذيب ج١٠ ص٢٦٨و٢٦٩،

(٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَأْتِیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ کَارِهٌ فَیُبَایِعُوْنَهُ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَأَی النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ(١) الشَّامِ وَعَصَائِبُ(٢) اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهُ ثُمَّ یَنْشَؤُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهُ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِمْ بَعْثًا فَیَظْهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ وَ ذٰلِكَ کَلْبٌ وَالْخَیْبَةُ لِمَنْ لَّمْ یَشْهَدْ غَنِیْمَةَ کَلْبٍ

٩-١٠-١١ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکے کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(١) الابدال: قوم من الصالحين لا تخلو الدنيا منهم، اذا مات واحد منهم ابدل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل : مجمع البحار ج ١ ص ٨١ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح ابو غدة في تعليقه على "المنار المنيف" ص ١٣٧ وقد شغلت مسألة الابدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطالوا الكلام فيها وافردها بعضهم بالتاليف كما ترى السخاوي في المقاصد الحسنة قد اطال فيها ص٨ - ١٠ وافردها بجزء سماه "نظم الآل على الأبدال" وكذلك معاصره السيوطي اطال فيها في "اللآلى المصنوعة ٢/٣٣٠-٣٣٢ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تأليف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتأليفه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتابه الحاوي للفتاوى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ١٤٤ وصححه بينما هو في ص١٣٦ قد عد احاديث الأبدال كلها من الأحاديث الباطلة وهذا التعميم خطاء والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقد صح هو حديث منها (حاشية عقد الدرر ص ١٣٩).

←

فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَالْحَدِيْثِ قَالَ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ اَبُوالْعَوَّامِ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ اَتَمُّ الخ(۱)

اَقُوْلُ هٰذَالْحَدِيْثُ بِالطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ فِيْ غَايَةٍ مِّنَ الْقُوَّةِ وَالصِّحَّةِ فَاِنَّ مُحَمَّدَ(۲) بْنَ الْمُثَنّٰى هُوَالْعَنْزِيُّ اَبُوْ مُوْسَى الزَّمِنُ الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حُجَّةٌ - وَاَمَّا مُعَاذُ(۳) بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيْلُ الْيَمَنِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ . وَاَمَّا اَبُوْهُ فَهُوَ هِشَامُ(۴) بْنُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ

خلافت کریں گے۔ بعدازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور اُن کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

---

(۲) العصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من العشرة الى الأربعين لاواحد لها من لفظها وقيل اريد جماعة من الزهاد سماهم العصائب (النهاية) جران : باطن العنق ومعناه قر قراره واستقام كما ان البعير اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض.

(۱) سنن ابی داود كتاب المهدی ج ۲ ص۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس العنزی بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۳۵۷.

بْنِ سَنْبَرِ الدَّسْتَوَائِیُّ اَبُوْ بَکْرِنِ الْبَصْرِیُّ اَخْرَجَ لَه السِّتَّةُ وَاَمَّاقَتَادَةُ فَهُوَ ابْنُ دِعَامَةَ السَّدُوْسِیُّ اَبُوالْخَطَّابِ الْبَصْرِیُّ اَلْاَکْمَهُ اَحَدُالْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ -

وَاَمَّا صَالِحٌ(۱) اَبُوالْخَلِیْلِ فَهُوَابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ الضُّبَعِیُّ اَبُوالْخَلِیْلِ الْبَصْرِیُّ اَخْرَجَ لَه السِّتَّةُ وَاَمَّا صَاحِبُه فَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ وَقَدْصَرَّحَ بِه فِی الرِّوَایَةِ اِحْدٰی عَشَرَ وَنَصَّ عَلَیْه فِیْ کُتُبِ الرِّجَالِ وَهٰذَا عَبْدُاللّٰهِ(۲) بْنُ الْحَارِثِ مِنْ اَوْلَادِ الصَّحَابَةِ حَنَّکَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِیْنٍ وَغَیْرُه فَالْحَدِیْثُ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَالْاَرْبَعَةِ فِیْ غَایَةٍ مِّنَ الْجَوْدَةِ وَالصِّحَّةِ وَهٰکَذَا الطَّرِیْقَانِ اللَّذَانِ بَعْدَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ -

---

ضروری وضاحت

"ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصدِ حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطی رحمہ نے اللآلی المصنوعہ میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پہ لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحاوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیشِ نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

---

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدی له حدیث کثیر ربما یغلط وارجو انه صدوق خلاصة التذهیب ص ۳۸۰ وفی تقریب التهذیب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة مائتین.

(۴) هشام بن ابی عبدالله بن سنبر الدستوائی ابوبکر البصری کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء فنسب الیها قال علی بن الجعد سمعت شعبة یقول کان هشام احفظ منی واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائی احفظ من ابی هلال - تهذیب التهذیب ج۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مریم الضبعیؒ مولاهم وثقه ابن معین والنسائی، تقریب التهذیب ص ۱۱۲ وخلاصة التذهیب ص ۱۷۱.

(۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمی ابو محمد المدنی لقبه ببه قال ابن معین و ابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن عبد البرفی الاستیعاب اجمعوا علی انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدینة - تهذیب التهذیب ج۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قَالَ اَبُوْ دَاودَ وَ حُدِّثْتُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ لَيُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُهُ(۱) فِی الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلًا الخ(۲)

اَقُوْلُ اَمَّا هَارُوْنُ (۳) بْنُ الْمُغِيْرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِیُّ اَبُوْ حَمْزَةَ الرَّازِیُّ قَالَ جَرِيْرٌ لَا اَعْلَمُ بِهٰذِهِ الْبَلْدَةِ اَصَحَّ حَدِيْثًا مِّنْهُ وَقَالَ النَّسَائِیُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيٰی بْنُ مَعِيْنٍ وَقَالَ صَدُوْقٌ وَقَالَ الْآجُرِیُّ عَنْ اَبِیْ دَاودَ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ هُوَ فِی الشِّيْعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا اَخْطَأَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيٰی بْنِ مَعِيْنٍ شَيْخٌ صَدُوْقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِیُّ فِيْهِ نَظَرٌ اَخْرَجَ لَه اَبُوْدَاودَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ(۴) اَبِیْ قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِیُّ الْاَزْرَقُ الْكُوْفِیُّ نَزَلَ الرَّیَّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْمُخْرِیُّ دَخَلَ الرَّازِيُّوْنَ عَلَی الثَّوْرِیِّ فَسَاَلُوْهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَلَيْسَ عِنْدَكُمُ الْاَزْرَقُ يَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ اَبِیْ قَيْسٍ وَقَالَ الْآجُرِیُّ عَنْ اَبِیْ دَاودَ فِیْ حَدِيْثِهِ خَطَأٌ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ لَابَاْسَ بِهِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ -

---

(۱۲) ابواسحاق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سیّد نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ "یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہہ فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

---

(۱) ای یشبہ فی السیرة ولا یشبہ فی الصورة.

(۲) سنن ابی داؤد کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذری ہذا حدیث منقطع لان ابا اسحاق السبیعی فی سندہ رأی علیا رؤیة - مختصر سنن ابی داؤد ۶/۱۶۲ تعلیق عقد الدرر ۸۲.

(۳) ہارون بن المغیرة بن حکیم البجلی الرازی ، تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲،

(۴) عمرو بن ابی قیس الرازی الأزرق، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۸۲.

وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة لا بأس به كان يهم في الحديث قليلا و قال ابو بكر بن البزار في السنن مستقيم الحديث اخرج له البخاري تعليقا والاربعة - واما شعيب بن خالد(١) فهو البجلي الرازي كان قاضيا المجوس والدهاقين وعنبسة بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهري و مالك شابا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين ليس به بأس وقال العجلي رازي ثقة اخرج له ابوداود - واما ابو اسحق فالظاهر انه السبيعي(٢) المعروف بالعدالة والعلم احد الائمة الاعلام اخرج له الستة وان لم يكن هو فاما ان يكون الشيباني اوالمدني وكلا هما من الثقات المعتبرين اخرج لهما الستة واما غير هؤلاء فليسوا من هذه الطبقة ولم يخرج ابوداود حديثهم والله اعلم والحاصل ان الحديث صحيح جيد اسناده ان ثبت لقاء ابي داود بهارون والا فالحديث معلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الارسال حجة -

وقال الامام الحافظ الحجة ابوعبدالله الحاكم في مستدركه رحمه الله تعالى

(١٣) ذكر رحمه الله تعالى باسناده الى ام سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبايع رجل من امتي بين الركن والمقام كعدة اهل

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں یشبھہ کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسنؓ ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے؛ بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

---

(١) شعيب بن خالد البجلي الرازي، تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٣٠٨.

(٢) هو السبيعي كما جزم به المنذري في مختصر سنن ابي داود ابو اسحاق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن ابي شعيرة روى عن علي بن ابي طالب والمغيرة بن شعبة وقد رآهما وقيل لم يسمع منهما " تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٥٦.

بذر فيأتيه عَصَبُ الْعِراقِ وَاَبْدَالُ الشام فَيأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَاكَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيْرُ اِلَيْهِ رجلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ اِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ(۱)

(۱٤) وَبِاسْنَادِهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ وَلَوْعِقَالاً وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُبَاعَنَّ نِسَاءَهُمْ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقٍ حَتّٰى تُرَدَّ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْرٍ يُوْجَدُ بِسَاقِهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ(۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیرِ قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطورِ غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

---

(۱). المستدرك للحاكم مع تلخيص للذهبي ج ٤ ص ٤٣١ وفي سنده ابو العوام عمران القطان قال الذهبي ضعفه غير واحد وكان خارجيا وقال الهيثمي في الصحيح طرف منه ورواه الطبراني في الكبير والأوسط باختصار وفيه عمران القطان وثقه ابن حبان وضعفه جماعة وبقية رجاله رجال

←

(١٥) وَبِاسْنَادِهِ اِلیٰ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰی اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِیْ يُخْسَفُ بِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يُخْرَجُ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ عَلٰی نِيَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی(١)

(١٦) وَبِاسْنَادِهِ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهٗ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِیْ حَتّٰی يَمْلِكَ رَجُلٌ

---

(۱۵) عبیداللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہوگئے ہوں گے آخر وہ کس جرم میں، دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۲۹)

الصحیح (مجمع الزوائد باب ماجاء فی المهدی) وعمران القطان ایضا ثقة ان شاء الله تعالی کما حققه الشیخ فی روایة رقم ۹ مع هذا له شواهد قویة.

(۲) المستدرك مع التلخیص ج ٤ ص ٤٣١ - ٤٣٢ وقال الذهبی فی تلخیصه صحیح.

(۱) المستدرك مع التلخیص ج ٤ ص ٤٢٩.

مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ فَيَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (۱)

(۱۷) وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايَعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَّسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهٗ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَاتَسْئَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِيْئُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرِّبُ خَرَابًا لَايُعْمَرُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهٗ - قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (۲)

---

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے) روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۴۲)

(۱۷) حضرت ابوہریرہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہلِ عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی۔ بعدازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کردے گی۔ اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

---

(۱) المستدرك مع التلخيص ج۴ ص ۴۴۲ قال الامام الحاكم وانه اولى من هذا الحديث (الذى مر ذكره) ذكره فى هذا الموضع حديث سفيان الثورى وشعبة وزائدة وغيرهم من ائمة المسلمين عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبيش عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لاتذهب الايام والليالى الخ وقال الذهبى عقبه صحيح.

(۲) ج ۴ ص ۴۵۲-۴۵۳ وفى سنده ابن ذئب عن سعيد بن سمعان وقال الذهبى بعد الموافقة ما خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن ابى ، وقد تكلم فيه، وسعيد بن سمعان قال فيه النسائى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال البرقانى الدارقطنى ثقة وقال الحاكم تابعى معروف وقال الازدى ضعيف اخرج له البخارى فى جزء القراءة خلف الامام وابو داؤد والترمذى والنسائى تهذيب

(۱۸) وبإسناده عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال يوشك أهل العراق لا يجيء إليهم درهم ولا قفيز(۱) قالوا لم ذلك يا أبا عبدالله قال من قبل العجم يمنعون ذلك ثم سكت هنية ثم قال يوشك أهل الشام لايجيء إليهم دينار ولا مدى قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في أمتي خليفة يحثي المال حثياً لا يعده عدًا ثم قال والذي نفسي بيده ليعودن الأمر كمابدأ ليعودن كل إيمان إلى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل إيمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها إلا أبدل لها خيرًا منه وليسمعن ناس برخص أسعار وريف(۲) فيتبعونه والمدينة خير لهم لو

---

(۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگادی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہلِ شام پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہلِ روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپؐ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵٦)

التهذيب ج٤ ص٤٠ وقال الحافظ في ... ص ٢٣٨ مطبوعه بيروت ١٤٠٨هـ ثقة لم يصب الازدي في تضعيفه من الثالثة وذكره الحا في فتح الباري ج٣ص٤٦١ مستشهدا به.

(۱) القفيز مكيال معروف لاهل العراق خمس كيلجات (شرح صحيح مسلم للنووي ج ۲ ص٣٨٨).

(۲) الريف كل ارض فيها زرع ونخل.

كَانُوا يَعْلَمُوْنَ قَالَ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخرجاه بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١)

(١٩) وَبِإِسْنَادِهٖ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَايَصِيْرُ إِلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُوْنَكُمْ قِتَالاً لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْأً فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِىُّ قَالَ أَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا احَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

---

(١٩) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ سمجھ نہ سکے۔ ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفۃ اللّٰہ المھدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

ضروری وضاحت حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من الذھب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا خزانہ ظاہر کردیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

---

(١) ج٤ ص٤٥٦ وسكت عنه الذهبي.

(٢) ج٤ص٤٦٣-٤٦٤

(۲۰) وَباِسْنادِه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنْهُ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَخْرُجُ رَجُلٌ یُقالُ لَهُ السُّفْیانِیُّ فِیْ عُمْقِ دِمَشْقٍ وَعامَّةُ مَنْ یَتْبَعُه مِنْ کَلْبٍ فَیَقْتُلُ حَتّٰی یَبْقَرُ بُطُوْنَ النِّساءِ وَیَقْتُلَ الصِّبْیانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَیْسٌ فَیَقْتُلُها حَتّٰی لا یَمْنَعَ ذَنَبُ تَلْعَةٍ[1] وَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فِی الْحَرَمِ فَیَبْلُغُ السُّفْیانِیَّ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِه یَهْزِمُهُمْ فَیَسِیْرُ اِلَیْهِ السُّفْیانِیُّ بِمَنْ مَعَه حَتّٰی اِذا صارَ بِبَیْداءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَلا یَنْجُوْ مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ - قالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجاهُ وَوافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعالیٰ(۲)

(۲۱) وَبِاِسْنادِه عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قالَ کُنّا عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَه رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِیِّ فَقالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَیْهاتَ ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِه

---

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیروکار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بربنائے

---

(۱) ذنب تلعة- يريد كثرته وانه لا يخلوا منه موضع - والتلاع هى مسائل الماء من علو الى سفل جمع تلعة (مجمع البحار ج۱ ص۱٤٤).

(۲) ج٤ ص٥٢٠.

سبعًا فقال ذاك يخرج في آخر الزمان اذا قال الرجل الله الله قتل فيجمع الله تعالى له قومًا قزع(۱) كقزع السحاب يؤلف الله قلوبهم لايستوحشون الى احد ولايفرحون باحد يدخل فيهم على عدة اصحاب بدر لم يسبقهم الاولون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد اصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفية اتريده قلت نعم قال انه يخرج من بين هذين الخشبتين قلت لاجرم والله لا ادیمهما(۲) حتى اموت فمات بها يعني بمكة حرسها الله تعالى قال ابوعبدالله الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي رحمه الله تعالى (۳)

ٹلف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اُن کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو اُن سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

---

(۱) القزع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحار ج۳ ص۱۴۲)

(۲) لاادیمهما اى لاافارقهما

(۳) المستدرک مع التلخیص ج۴ ص ۵۵۴.

(۲۲) وباسناده عن ابى سعيدن الخدرى رضى الله تعالى عنه مرفوعا لاتقوم الساعة حتى تملأ الارض ظلما وجورا وعدوانا ثم يخرج من اهل بيتى من يملأها قسطا وعدلا : قال ابوعبدالله رحمه الله تعالى صحيح على شرطهما ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(۱)

(۲۳) وباسناده عن ابى سعيدن الخدرى رضى الله عنه مرفوعا المهدى منا اهل البيت اشم الانف(۲) اقنى اجلى يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يعيش هكذا وبسط يساره واصبعين من يمينه المسبحة والابهام وعقد ثلاثة- قال ابوعبدالله الحاكم صحيح على شرط مسلم وقال الذهبى رحمه الله تعالى وفيه عمران (القطان) ضعيف ولم يخرج له مسلم(۳)

قلت قدتقدم ان القول الراجح فيه انه ليس بضعيف ومادحوه اكثر وجارحوه قليلون مع كون جرحهم غير مسلم ومبهما واخرج له البخارى تعليقا والله اعلم-

---

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم وجور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی) کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم وزیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضا ج۴ص۵۵۷، واخرجه الامام احمد فى مسند ابى سعيد الخدرى بسند صحيح رجاله ثقات.

(۲) اشم الأنف: ارتفاع قصبة الأنف واستواء اعلاها واشراف الارنبة قليلا (مجمع البحار ج۲ص۲۱۳)

(۳) ايضا ج۴ص۵۵۷.

(۲۴) وَعِنْدَه عَنْ اَبِی الْمَلِیْح الرَّقِّیْ ثنازیادُ بْنُ بَیَانٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ نُفَیْلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیَّ وَهُوَ مِنْ وُّلْدِفَاطِمَةَ-

سَکَتَ عَلَیْهِ اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ الْحَاکِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَ تَخْرِیْجِه فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَکَذٰلِكَ سَکَتَ عَلَیْهِ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَ تَخْرِیْجِه فِیْ تَلْخِیْصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ مِنَّا بَیَانُ رِجَالِ السَّنَدِ تَفْصِیْلًا فِیْ رِوَایَاتِ اَبِیْ دَاوٗد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّ الرِّوَایَةَ صَحِیْحَةٌ(۱) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ-

(۲۵) وَبِاِسْنَادِه عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ یَسْقِیْهِ اللّٰهُ الْغَیْثَ وَیُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَیُعْطِی الْمَالَ صِحَاحًا(۲) وَتَکْثُرُ الْمَاشِیَةُ وَ تَعْظُمُ الْاُمَّةُ یَعِیْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِیًا یَعْنِیْ حِجَجًا- وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی(۳)

(۲۶) وَبِاِسْنَادِه عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْلَأُ الْاَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِیْ فَیَمْلِكُ سَبْعًا اَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضاً ج۴ص۵۵۷۔

(۲) ویعطی المال صحاحا ای یعطی اعطاءا صحیحا وسویا

(۳) ایضاً ج۴ص۵۵۸۔

تسعا فیملأ الأرض عدلاً وقسطا کما ملئت جورًا وّ ظلما(۱)- قال ابوعبد اللہ هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه و اخرجه الذهبی رحمہ اللہ فی تلخیصہ ثم سکت علیه(۲)-

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَّامَةُ نُوْرُالدِّیْنِ الْهَیْثَمِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ(۳)

(۲۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَهْدِیِّ یُبْعَثُ فِیْ اُمَّتِیْ عَلٰی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزِلْزَالٍ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّ ظُلْمًا یَرْضٰی عَنْهُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ یَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا. قَالَ لَه رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِیَّةِ بَیْنَ النَّاسِ وَیَمْلَأُ اللّٰهُ قُلُوْبَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمّت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری اُمّت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آ

---

(۱) ایضا ج۴ ص۵۵۸۔

(۲) وسکت عنه الذهبی مکتفیا بکلامه علی الحدیث الذی اخرجه الحاکم من طریق آخر قبل هذا الموضع بصفحة فی ج۴ص۵۵۷ ونقله الشیخ ایضا تحت رقم ۲۲ والله اعلم.

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان ابو الحسن الهیثمی المصری القاهری ولد سنة ۷۳۵هـ وتوفی سنة ۸۰۷هـ له کتب وتخاریج فی الحدیث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع فی عشرة اجزاء قال الکتانی وهو من انفع کتب الحدیث بل لم یوجد مثله کتاب ولاصنف نظیره فی هذا الباب وللسیوطی بغیة الرائد فی الذیل علی معجم الزوائد، لکنه لم یتم وترتیب الثقات لابن حبان، (مخطوطه) وتقریب البغیة فی ترتیب احادیث الحلیة(مخطوطه)

←

وَ سَلَّمَ غِنًى وَّ يَسَعُهُمْ عَدْلُه حَتّٰى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِيْ فَيَقُوْلُ: مَنْ لَّه فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُوْمُ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَيَقُوْلُ: اَنَا فَيَقُوْلُ لَه! اِئْتِ السَّدَانَ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَه اِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مَالًا فَيَقُوْلُ لَه احْثُ فَيَحْثِيْ حَتّٰى اِذَا جَعَلَه فِيْ حِجْرِه وَاتَّزَرَه نَدِمَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ اَجْشَعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا اَوْعَجَزَ عَنِّيْ مَاوَسِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّه فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ فَيُقَالُ لَه اِنَّا لَانَأْخُذُ شَيْئًا اَعْطَيْنَاهُ فَيَكُوْنُ كَذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْتِسْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ لَاخَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَه اَوْقَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَه

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُه بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ بِاَسَانِيْدِه وَ اَبُوْ يَعْلٰى بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ(۱)

جائے اس اعلان پر، مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی ووافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل وانصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

ومجمع البحرين في زوائد المعجمين والمقصد العلي في زوائد أبي يعلى الموصلي (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة(مخطوطه) وموارد الظمآن الى زوائد ابن حبان وغاية المقصد في زوائد احمد، والبحر الزخار في زوائد مسند البزار، والبدر المنير في زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزركلي ج٤ ص ٢٦٦ والرسالة المستطرفة للكتاني ص ١٤٠-١٤١.

(١) مجمع الزوائد ج٧ص٣١٣.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَأْتِيْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَتَجَهَّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَآءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَؤُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَاَخْوَالُهٗ مِنْ كَلْبٍ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ فَتَكُوْنُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَالِكَ يَوْمُ كَلْبٍ اَلْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوْزَ وَيَقْسِمُ الْاَمْوَالَ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ اِلَى الْاَرْضِ فَيَعِيْشُوْنَ بِذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اُوپر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکّہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے (اس کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار (مکّہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفۂ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفۂ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب دادو دہش کریں گے اور اسلام

---

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۵ ومکان ابن القیم فی المنار المنیف ص: ۱٤٤ وقال رواہ الامام احمد باللفظین و رواہ ابو داؤد من وجہ آخر عن قتادۃ عن ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمۃ نحوہ (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو یعلی الموصلی فی مسندہ من حدیث قتادۃ عن صالح ابی الخلیل عن صاحب لہ وربما قال صالح عن مجاہد عن ام سلمۃ والحدیث حسن ومثلہ مما یجوز ان یقال فیہ صحیح.

(۲۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیَّ قَالَ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَّا ثَمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ وَلَیَمْلَأَنَّ الْاَرْضَ قِسْطًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِیْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ ضُعْفٍ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ فِی النَّاسِ حَثْیًا لَا یَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَعُوْدَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیْحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَّا ثَمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْهَا نِعْمَةً لَمْ یَنْعَمُوْا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں تمام ہوجاتے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۵)

۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا، شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہوجانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرے گا۔) (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمت اس کے زمانہ میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت

---

(۱) ایضاً ج ۷ ص ۳۱۷.

(۲) ایضاً ج ۷ ص ۳۱۷.

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَايَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كَدُوْسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ يَامَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُه ثِقَاتٌ(١)

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

(٣٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ(٣) وَ اَبُوْ دَاوٗدَ(۴) عَنْ يَاسِيْنَ(۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ(٦) بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةٍ(٧)

(٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ(٨) عَنْ يَاسِيْنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَه، وَلَمْ يَرْفَعْهُ(٩)

موسلادھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگادے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ص ۳۱۷)

۳۲و۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہلِ بیت سے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچادے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

---

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷

(۲) الامام ابوبکر عبد الله بن محمد بن ابی شیبة العبسی مولاهم الکوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفی سنة ۲۳۵ھ حافظ للحدیث له فیه کتب منها المسند والمصنف جمع فیه الاحادیث علی طریقة المحدثین بالاسانید وفتاوی التابعین واقوال الصحابة مرتبا علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقه وهو اکبر من مصنف عبد الرزاق بن همام رقبة (الاعلام للزرکلی ج۴ص۱۱۷و۱۱۸ والمستطرفة للکتانی ص ۳۶).

(۳) الفضل بن دکین وهو لقب واسمه عمرو بن حماد بن زهیر بن درهم التیمی مولی آل طلحة ابو نعیم الملائی الکوفی الاحول روی عنه البخاری فاکثر قال احمد ابو نعیم صدوق ثقة موضع للحجة فی الحدیث وقال ابن سعد وکان ثقة مامونا کثیر الحدیث حجة الخ (تهذیب التهذیب ج۸ ص۲۴۳-۲۴۸).

(۴) عمر بن سعد بن عبید ابو داود الحفری الکوفی وحفر موضع بالکوفة قال ابن معین ثقة، وقال ابو حاتم صدوق کان رجلا صالحا وقال الآجری عن ابی داود کان جلیلا جدا وقال ابن سعد کان ناسکا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذیب التهذیب ج۷ص۳۹۷-۳۹۸.

←----

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَ اَبَادَاوُدَ اَعْنِى الْحِضْرِىَّ الْكُوْفِىَّ وَوَكِيْعًا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ اَخْرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَادَاوُدَ الْحِضْرِىَّ فَلَمْ يُخْرِجْ اِلَّا مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْاَرْبَعَةُ وَاَمَّا يَاسِيْنُ فَهُوَابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوْفِىُّ قَالَ الدُّوْرِىُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ صَالِحٌ وَقَالَ اَبُوْزُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِىُّ فِيْهِ نَظَرٌ وَلَا اَعْلَمُ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ يَسْأَلُ يَاسِيْنَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ عَدِىٍّ وَ هُوَ مَعْرُوْفٌ بِهِ وَوَقَعَ فِىْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِيْنَ غَيْرُ مَنْسُوْبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يَاسِيْنَ بْنَ مُعَاذٍ الزَّيَّاتَ فَضَعَّفَ الْحَدِيْثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الخ مِنْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَاَمَّا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعِجْلِىُّ ثِقَةٌ اَخْرَجَ لَهُ التِّرْمِذِىُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىُّ فِىْ مُسْنَدِ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الخ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَايَةَ رِجَالُهَا ثِقَاتٌ وَ تَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرِالْعَسْقَلَانِىِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ تَضْعِيْفَ مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِاَجْلِ هٰذَا صَرَّحَ فِى التَّقْرِيْبِ اَيْضًا، نَعَمْ لَوْكَانَ الْمُرَادُ يَاسِيْنَ الزَّيَّاتَ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيْفَةً وَقَدْنَصَّ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَلٰى اَنَّهُ الْعِجْلِىُّ فَالْحَدِيْثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

---

(٥) ياسين بن شيبان ويقال ابن سنان العجلى الكوفى - تهذيب التهذيب ج١١ ص١٥٢ وقال الحافظ ايضا فى التقريب ياسين بن شيبان وابن سنان العجلى الكوفى لابأس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات-ص٢٧٣،

(٦) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلى ثقة الخ تهذيب التهذيب ج١ ص١٣٦.

(٧) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ ص١٩٧ طبع الدار السلفية بمبئى الهند. تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩-١١٤. اى يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ١ ص ٣١) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ فى كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة فى سننه فى كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقى والامام احمد بن حنبل فى مسند على بن ابى طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

(٨) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسى ابو سفيان الكوفى الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما رأيت اوعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسى رأيت الثورى ومعمرا ومالكا فما رأت عيناى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩ - ١١٤.

(٩) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ص ١٩٧، طبع الدار السلفية، بمبئى.

(۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَافِطْرٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیٔ اسْمُهُ اسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِیْ الخ(۱)

اَقُوْلُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ کُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَیْرُ فِطْرٍ فَاِنَّهُ لَمْ یَرْوِ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا الْبُخَارِیُّ وَ الْاَرْبَعَةُ فَقَدْ اَخْرَجُوْا لَهُ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَعِیْنٍ وَالْعِجْلِیُّ وَ ابْنُ سَعْدٍ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَسْتَضْعِفُهُ(۲)

(۳۵) حَدَّثَنَـا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ یَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا یَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یَمْلَأُهَا عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا(۳)

اَقُوْلُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ کُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَیْرُ فِطْرٍ فَاِنَّهُ مِنْ رُوَاةِ الْبُخَارِیِّ وَالْاَرْبَعَةِ خَلَا مُسْلِمٍ کَمَامَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر دُنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دُنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبة ج۱۵ ص۱۹۸.

(۲) فطر بن خلیفة القرشی المخزومی مولاهم ابو بکر الخیاط الکوفی قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحدیث وقال احمد کان عند یحیی بن سعید ثقة قال ابن ابی خیثمة عن ابن معین ثقة وقال العجلی کوفی ثقة حسن الحدیث وکان فیه تشیع قلیل وقال ابو حاتم صالح الحدیث وقال ابو داؤد عن احمد بن یونس کنا نمر علی فطر وهو مطروح لا نکتب عنه وقال النسائی لا بأس به وقال فی موضع آخر ثقة حافظ کیس وقال ابن سعد کان ثقة انشاء الله ومن الناس من یستضعفه وقال

←

(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ثَنِي مُجَاهِدٌ ثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَاِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ فَاَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ اِلٰى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عِرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَّ يُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ اُمَّتِيْ فِيْ وِلَايَتِهٖ نِعْمَةً لَّمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ(۱)

اَقُوْلُ اَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ(۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَالْهَمْدَانِيُّ الْخَارِبِيُّ الْكُوْفِيُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا مُوْسٰى(۳) الْجُهَنِيُّ فَهُوَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَوِابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيُّ الْكُوْفِيُّ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفسِ زکیہ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفسِ زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانۂ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور اُن کے دورِ خلافت میں اُمّت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ ایک نفسِ زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوتے تھے۔ حدیثِ بالا میں مشہور "نفسِ زکیہ" سے مُراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبدالرسول البرزنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

←——

الساجي صدوق . و قال الساجي أيضا وكان يقدم عليا على عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبي (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطني فطر زائغ ولم يحتج به البخاري الخ تهذيب التهذيب ج۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۲) مصنف ابن ابي شيبة ج۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ص ۱۹۹ هو من كلام الصاحبي ولكن له حكم المرفوع لانه لا يعلم من قبل الرأى.

←——

وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَابَأْسَ بِهٖ ثِقَةٌ صَالِحٌ اَخْرَجَ لَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَة وَاَمَّا عُمَرُ(۱) بْنُ قَیْسٍ الْمَاصِرُ فَهُوَالْکُوْفِیُّ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِیْنٍ وَاَبُوْ حَاتِمٍ وَاَبُوْدَاوٗدَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَ لَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ ذَکَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَذَکَرَهُ ابْنُ شَاهِیْنٍ فِی الثِّقَاتِ قَالَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ یَعْنِیْ الْمِصْرِیَّ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ ثِقَةٌ وَاَمَّا مُجَاهِدٌ(۲) فَهُوَ اِمَامٌ مَشْهُوْرٌ اَخْرَجَ لَهُ الْاَئِمَّةُ السِّتَّةُ وَغَیْرُهُمْ فَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَایَةَ صَحِیْحٌ وَرِجَالُهَا کُلُّهُمْ مُوْثَقُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(۳۷) حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یُخْبِرُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ یُبَایَعُ لِلرَّجُلِ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ یَّسْتَحِلَّ الْبَیْتَ اِلَّا اَهْلُهٗ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَا تَسْئَلْ عَنْ هَلَکَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِی الْحَبَشَةُ فَیُخَرِّبُوْنَ خَرَابًا لَایُعْمَرُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِیْنَ یَسْتَخْرِجُوْنَ کَنْزَهٗ(۳)

اَقُوْلُ اَمَّا یَزِیْدُ(۴) بْنُ هَارُوْنَ فَهُوَالسُّلَمِیُّ اَبُوْخَالِدِنِ الْوَاسِطِیُّ اَحَدُالْاَعْلَامِ الْحُفَّاظِ الْمَشَاهِیْرِ رَوٰی عَنْهُ السِّتَّةُ قَالَ اَحْمَدُ کَانَ حَافِظًا مُتْقِنًا وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِمَامٌ لَایُسْئَلُ عَنْ مِثْلِهٖ وَاَمَّا ابْنُ اَبِیْ

۳۷۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت وعظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

---

(۲) عبد الله بن نمير الهمدانى الخارنى ابو هشام الكوفى ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ١٤٤ وخلاصة التذهيب ص ٢١٧ وقال العجلى ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج٤ ص٥٢-٥٣.

(٣)موسى الجهنى فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهنى ابو سلمة الكوفى ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص٢٥٧) ووثقه القطان وقال العجلى ثقة فى عداد الشيوخ وقال ابوزرعة صالح وذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج١٠ ص٣١٦).

(١)عمر بن قيس الماصر بن ابى مسلم الكوفى ابو الصباح مولى ثقيف قال ابن معين وابو حاتم ثقة وقال الآجرى سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات وابوه اشهر واوثق وذكره ابن حبان

ذئب(۱) فهو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ابى ذئب الْقُرَشِيُّ الْعَامِرِيُّ مِنْ أَئِمَّةِ الْمَدَنِيِّ احدُ الْاَعْلَامِ اَخْرج لَهُ السِّتَّةُ قال اَحْمَدُ يُشْبِهُ بِابْنِ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ اَصْلَحُ وَ اَوْرَعُ وَاَقْوَمُ بِالْحَقِّ مِنْ مَالِكٍ وَاَمَّا سَعِيْدُ بْنُ سِمَعَان(۲) فَهُوَالْاَنصَارِيُّ الزُّرَقِيُّ اَخْرَجَ لَه اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَءةِ وَ قَالَ النَّسَائِيُّ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِى الثِّقَاتِ وَقَالَ الْبَرْقَانِيُّ عَنِ الدَّارَ قُطْنِيِّ ثِقَةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ تَابِعِيٌّ مَعْرُوْفٌ وَقَالَ الْاَزْدِيُّ ضَعِيْفٌ الخ

وَهٰذَا مَاوَجَدْنَاهُ بِخَطِّ الشَّيْخِ الْمَدَنِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ وَقَدِ اطَّلَعْتُ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْوَارِدَةِ فِيْ ذِكْرِ الْمَهْدِيِّ فَاَوْرَدْتُّهَا تَتِمَّةً وَّتَعْمِيْمًا لِلْفَائِدَةِ وَاِلَيْكُمْ تِلْكَ الْاَحَادِيْثَ۔

تشریح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہلِ حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہٗ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہان سے اُٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہوجائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوریؒ)

→

فى الثقات وذكره ابن شاهين فى الثقات (تهذيب التهذيب ج۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبى اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به(تهذيب التهذيب ج۱۰ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن ابى شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.

(۴) يزيدبن هارون بن ولدى ويقال زاذان بن ثابت السلمى مولاهم ابو خالد الواسطى احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المدينى ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلى ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا يسأل عن مثله(تهذيب التهذيب ج۱۱ ص ۳۲۱- ۳۲۳)

(۱) ابن ابى ذئب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابى ذئب القرشى العامرى وابو الحارث المدنى قال احمد صدوق افضل من مالك الا مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معين ابن ابى ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابى ذئب ثقة الا ابا جابر البياضى وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبدالكريم ابا امية وقال ابن حبان فى الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان اقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج۹ ص ۲۷۰- ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى (تهذيب التهذيب ج۴ ص ۴۰ وقال الحافظ فى التقريب سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى ثقة لم يصب الازدى فى تضعيفه من الثالثة.(۲۳۸ طبع فى بيروت ۱۴۰۸ هـ).

اَلذَّیْل وَالِاسْتِدْرَاک

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ(۱) رواه الامام البخاری فی صحیحه فی کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ، بَابُ نُزُوْلِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) "امامکم منکم" معناه یصلی (أی عیسی علیه السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاری ج۱۶ ص ۴۰) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم دون عیسی علیه السلام (مرقاة شرح المشکوة ج۵ ص ۲۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعمی الآبری فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المهدی من هذه الامة وان عیسی علیه السلام یصلی خلفه (فتح الباری ج۶ ص ۴۹۳).

قَالَ وَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا ، اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ (اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ مُسْلِمٌ فِىْ صَحِيْحِه ج ۱ ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِىُّ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، اَلْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِى الْمَنَارِ الْمُنِيْفِ(۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ اَبِىْ اُسَامَةَ فِىْ مُسْنَدِه وَقَالَ وَ هٰذَا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

اَقُوْلُ اَلْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ هُوَالْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبِىْ اُسَامَةَ التَّمِيْمِىُّ الْبَغْدَادِىُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (اَلْمُتَوَفّٰى ۲۸۲ھ)(۱) وَ اَمَّا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ فَهُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَبُوْ هِشَامِ الصَّنْعَانِىُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِىْ سُنَنِه وَ ابْنُ مَاجَةَ فِىْ تَفْسِيْرِه(۲) وَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَهُوَابْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلِ الصَّنْعَانِىُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْدَاوٗدَ(۳) وَ اَمَّا عَقِيْلُ

تشریح : مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمّت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)

۳ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے تو اُمّت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تقريب التهذيب ص ۸.

(۳) ايضا ص ۹۲.

فهوا بن معقل بن منبه اليمانى ابن اخ وهب بن منبة صدوق اخرج له ابوداود(۱) و اما وهب فهو ابن منبه بن كامل اليمانى ابوعبدالله الابناوى (بفتح الهمزة و سكون الموحدة بعده نون) ثقة اخرج له اصحاب الستة سوى ابن ماجة وهو اخرج له ايضا فى تفسيره(۲) فالحاصل اسناد هذا الحديث جيد كما قال الشيخ ابن قيم وقد صرح فيه وصف الامير المذكور بانه المهدى فيكون هذا الحديث مفسرا للمراد بهذا الحديث الذى اورده البخارى و مسلم فتنبه.

(٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِىْ خِفَّةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُنَادِىْ مِنَ السَّحَرِ فَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَاالنَّاسُ مَايَمْنَعُكُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلٰى هٰذَا الْكَذَّابِ الْخَبِيْثِ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَجُلٌ جِنِّىٌّ فَيَنْطَلِقُوْنَ فَاِذَاهُمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَيُقَالُ لَه تَقَدَّمْ يَارُوْحَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لِيَتَقَدَّمْ اِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَاِذَا صَلَّوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ خَرَجُوْا اِلَيْهِ قَالَ فَحِيْنَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَايَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہٰذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجّال نکلے گا اور دجّال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنّات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجّال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجّال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔

(۱) ایضا ص ۳۹۶.

(۲) ایضا ص ۵۸۵.

(رواہُ الحاکمُ فی المُستدرَکِ وَقالَ ھٰذا حدیثٌ صحیحُ الاِسنادِ وَلَمْ یُخرجاہُ. وَقالَ الشَیخُ الذَھبیُّ فی تلخیصِہ ھُوَ علیٰ شرطِ مُسلِم)(۱) لِیَتقدَّمْ اِمامُکُمْ فَلْیُصلِّ بِکُمْ وَالاِمامُ حِیْنَئذٍ ھُوَالمَھدیُّ کماجاءَ التَّصرِیحُ فی الحَدیثِ رقم ۴۰.

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْ زَمَنِ الْمَھْدِیِّ نِعْمَۃً لَمْ یَنْعَمُوْا قَطُّ وَیُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَیْھِمْ مِدْرَارًا وَلَاتَدَعُ الْاَرْضُ شَیْئًا مِنْ نَّبَاتِھَا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ اَوْرَدَہُ الْھَیْثَمِیُّ فِیْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَالُہُ ثِقَاتٌ(۲).

(۶) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا فَقَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ بِنْتُ اَبِی الْعَکَرِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ ھُمْ یَوْمَئِذٍ قَلِیْلٌ وَجُلُّھُمْ

۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۶: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنتِ ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام وامیر ایک رجلِ صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نمازِ فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اُتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۰۷، ۳۰۸)

(۱) المستدرک ج۴ ص ۵۳۰.

(۲) مجمع الزوائد ج۷ ص ۳۱۷.

بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْتَقَدَّمَ يُصَلِّیْ بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْنَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِی الْقَهْقَرٰی لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَی ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسٰی يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَالَكَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّیْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ اَلْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِیُّ وَ ذَكَرَهُ الْمُحَدِّثُ الْكَشْمِيْرِیُّ فِیْ كِتَابِهِ التَّصْرِيْحِ ص ۱۴۲ وَ عَزَاهُ اِلَی ابْنِ مَاجَةَ(۱) وَ قَالَ اِسْنَادُهُ قَوِیٌّ وَاَمَّا فِی الْحَدِيْثِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِیُّ كَمَاجَاءَ التَّصْرِيْحُ بِهِ فِی الْحَدِيْثِ الَّذِیْ مَرَّسَابِقًا تَحْتَ رَقْمِ(۱۱).

(۷) وَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا وَيَنْزِلُ عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَمِيْرُهُمْ يَارُوْحَ اللّٰهِ تَقَدَّمْ صَلِّ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ اَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّیْ، اَلْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهُ وَاَوْرَدَهُ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِیُّ فِیْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ عَنْ اَحْمَدَ وَ الطَّبْرَانِیِّ ثُمَّ قَالَ وَفِيْهِ عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ وَفِيْهِ ضُعْفٌ وَقَدْوُثِّقَ وَ بَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۲)

(۸) وَعَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ فِیْ آخِرِالزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِيْنَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِی الْمَعْدِنِ فَلَا تَسُبُّوْا

۷: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسٰی علیہ السّلام نمازِ فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے، تو عیسٰی علیہ السّلام فرمائیں گے۔ اس امّت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۴۲)

تشریح: عیسٰی علیہ السّلام اس دن کی نمازِ فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسٰی علیہ السّلام ہی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجه في حديث طويل ص۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرك ج۴ ص ۴۷۸ ومجمع الزوائد ج۷ ص ۳۴۲.

اَهْلَ الشَّامِ وَلٰكِنْ سُبُّوْا شِرَارَهُمْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْاَبْدَالَ يُوْشِكُ اَنْ يُّرْسَلَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ فِىْ ثَلٰثِ رَايَاتٍ اَلْمُكْثِرُ يَقُوْلُ هُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا وَالْمُقَلِّلُ يَقُوْلُ اِثْنَا عَشَرَ، اَمَارَاتُهُمْ اُمِتْ اُمِتْ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمُلْكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا وَيَرُدُّ اللّٰهُ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ اُلْفَتَهُمْ وَنَعِيْمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَ دَانِيَهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِىُّ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ هُوَلَيِّنٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ اَقَرَّهُ الذَّهَبِىُّ وَفِيْهِ رِوَايَةٌ ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِىُّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ النَّاسَ اُلْفَتَهُمْ وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا الطَّرِيْقِ اِبْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ كَمَا ذُكِرَ(۱).

۸ : "حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہٰذا تم لوگ اہلِ شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں اُن کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہلِ شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہلِ شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر اُن پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ و ضعف کے زمانہ میں) میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اُسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطورِ خاص شب خون کے

(۱) مجمع الزوائد ج۷ ص ۳۱۷ و المستدرک ج۴ ص۵۵۳.

(٩) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ فَاطِمَةَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَكَتَ وَأَيْضًا عَنْهُ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ(١) وَ أَوْرَدَهُ النَّوَّابُ صِدِّيْق حَسَنْ خَانُ الْقَنُّوْجِيُّ فِي الْإِذَاعَةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ(٢)

قَدْتَمَّ التَّعْلِيْقُ وَالتَّحْقِيْقُ وَالْاِسْتِدْرَاكُ بِعَوْنِ اللّٰهِ عَزَّاسْمُهُ عَلٰى يَدِالْعَاجِزِ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الْقَاسِمِيِّ فِيْ ١٢، رَبِيْعِ الثَّانِيْ ١٤١٤ھ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مارا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو۔ (مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کردے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت والفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کردے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷ المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۹ : ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

(١) المستدرك ج٤ ص ٥٥٧.

(٢) الإذاعة لما كان ويكون بين يدي الساعة ص ٦٠ مطبوعة الصديقي بريس ١٢٩٤ھ.

ماہنامہ لولاک ملتان

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک جو دفتر مرکزیہ ملتان
سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

☆ عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی ☆ حالات حاضرہ کا جاندار تجزیہ ☆ قادیانی شبہات کے جوابات ☆ عالمی مجلس کی سرگرمیاں ☆ فتنہ قادیانیت کے رد میں عمدہ علمی مضامین ☆ اصلاحی مقالہ جات ☆ امت مسلمہ کی رہنمائی ☆ مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے ☆ قادیانیت چھوڑنے والے نومسلموں کے ایمان پرور حالات و واقعات ☆ اکابر کے غیر مطبوعہ خطوط و یادگار تقاریر ☆ جہاد آفریں حقائق افروز معلومات کا حسین گلدستہ ☆ ۴۸ صفحات ☆ رنگین آرٹ پیپر کا ٹائیٹل ☆ کمپیوز کتابت ☆ عمدہ طباعت ☆ سفید کاغذ

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرف روپیہ/100 ہے۔ ایجنسی 5 پرچوں سے کم کی جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہولڈر حضرات کو 33/ کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی 100/ روپیہ سالانہ خریداری کا منی آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوایا جا سکتا ہے۔

رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر : 514122

(نوٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہفت روزہ ترجمان ہفت وار ختم نبوت کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے دینی جرائد و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا زر سالانہ اڑھائی صد روپے 250/ ہے۔ زر سالانہ کی ترسیل و دیگر خط و کتابت کے لئے سرکولیشن منیجر ہفت روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780337